

## رباعیات فقیر۔۔۔ تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر رابعہ سرفراز

Dr. Rabia Sarfraz

Assistant Professor, Department of Urdu,

Govt. College University, Faisalabad.

### Abstract:

Hafiz Muhammad Afzal Faqeer is a great name in the poets of Rubai but he didnot get as much fame as his other contemporary poets.

He is famous in his circle with the name of Sufi Afzal Faqeer. Most of his Rubaiyat are based on the love of Prophet Muhammad (P.B.U.H). His Rubaiyat are full of the impressions of Naat. He is an expert in the art of Rubai. This article is about the analytical study of Sufi Afzal Faqeer's Rubaiyat and concludes that the Rubaiyat of Sufi Afzal Faqeer are a great asset of our poetry specially Rubai.

جدید رباعی گو شعرا کی صف میں ایک بڑا نام حافظ محمد افضل فقیر کا بھی ہے لیکن وہ اس طرح معروف نہیں ہوئے جیسے ان کے معاصر بعض دیگر شعرا اور ناقدین فن نمایاں ہوئے۔ اس کی ایک وجہ انکی درویشی اور صوفیانہ مزاج تھا لیکن وہ اصحاب علم و ادب جو گہرا مطالعہ رکھتے ہیں انکی ذات و شخصیت سے خوب آشنا ہیں۔ وہ اپنے حلقہ ارادت میں ”صوفی افضل فقیر“ کے نام سے معروف تھے۔ صوفی افضل فقیر نہ صرف شاعر تھے بلکہ جید ناقد بھی تھے۔ صوفی صاحب کو عربی و فارسی زبان و ادب پر مکمل دست رس حاصل تھی اور بہ طور خاص یہ کہ ان کو ابوالمعانی میرزا عبدالقادر بیدل کی سیکڑوں فارسی غزلیات حفظ تھیں۔ ان کے اسی وصف خاص کی وجہ سے انھیں ”حافظ بیدل“ بھی کہا گیا۔

بہ طور شاعر حافظ محمد افضل فقیر کی شاعری کا منبع و مصدر اور محور و مرکز ”عشق رسول“ ہے۔ ان کا زیادہ تر کلام عشق نبی کریم کے جذبات پر محمول ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے نعتیہ کلام کے علاوہ دیگر شعری کلام سے بھی نعت کا تاثر ابھرتا ہے جسے ان کے مجموعہ رباعیات ”آب و رنگ“ میں دیکھا جاسکتا ہے۔

آں جانِ جہاں کہ عشقِ رامقصد است  
تا عالمِ ہاست، رحمتش موجود است  
مدحش چہ تو اں نگاہشت کز روزِ ازل  
احمدٌ حامدٌ محمدٌ و محمودٌ است (۱)

رباعی ایسی دشوارترین صنفِ سخن کہ جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ:  
”رباعی ایک بہت بڑی بلا اور نہایت جان لیوا صنفِ کلام ہے۔ قلیل  
الفاظ کی وساطت سے کثیر معانی کا احاطہ کر کے صرف چار مصرعوں  
میں اس رُبعِ مسکوں کے تمام تجربات، مشاہدات، تاثرات، نظریات  
اور افکار کا سمیٹ لینا، ایک ننھے سے قطرے میں قلمزم کو مقید کر لینا، ہر  
شاعر کے بس کا روگ نہیں۔“ (۲)

صوفی صاحب کو فنِ رباعی پر مہارتِ تامہ حاصل تھی۔ انھوں نے ”آب و رنگ“ کے عنوان  
سے عربی، فارسی، اردو، پنجابی چار زبانوں میں رباعی کہی اور ان چاروں زبانوں میں کہی گئیں رباعیات  
میں رباعی کے چوبیس اوزان برتے ہیں۔ صوفی صاحب اپنی کتاب ”آب و رنگ“ کے پیش لفظ ”عرض  
مصنف“ میں صنفِ رباعی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

”در اصل رباعی ایک ایسی جامع، ہمہ گیر اور غالب صنفِ سخن ہے کہ  
وہ اپنے زحافاتی حسن اور تغیراتی کمال کے باعث ملأً اعلیٰ سے  
قلبِ شاعر پر نازل ہونے والے ہر لطیفہ، نور کو اس کی رعنائیوں  
سمیت اپنے اندر سمیٹ سکتی ہے۔ اتنی گنجائشوں کے باوصف کوئی  
قادر الکلام شاعر ہی اس میدان کو سر کر سکتا ہے۔ ایک معمولی الجھاؤ  
بھی شعر کو ساقط الوزن کرنے کے لیے کافی ہے۔ اچھے خاصے کلاسیکی  
شعرا کے ہاں بھی رباعی کے چار پانچ معروف اوزان ہی نظر آتے  
ہیں۔ محمد اللہ تعالیٰ فقیر نے عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں رباعی کے  
چوبیس اوزان استعمال کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ پاک ﷺ  
کے صدقے اس فقیرانہ کاوش کو قبول فرمائے۔ یہ رباعیات اکثر  
و بیشتر نعت و منقبت اور متفرق مضامین پر مشتمل ہیں۔“ (۳)

یہاں حافظ محمد افضل فقیر کی عربی، فارسی اور پنجابی رباعیات سے قطع نظر ان کی صرف اردو  
رباعیات کے وہ چوبیس مصارح پیش کیے جاتے ہیں جو رباعی کے چوبیس اوزان میں کہے گئے ہیں:

## (دائرۂ اُخرَب کے اوزان)

بحر:

ہزاجِ مِثْمَنِ سَالِم

وزن: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

### فروعاتِ اوزانِ رباعی

۱۔ اُخرَبِ مَقْبُوضِ مَكْفُوفِ مَجْبُوب

مفعول مفاعلن مفاعیلن فَعَل

۔ کچھ حائلِ قریبِ عبد و معبود نہیں

۲۔ اُخرَبِ مَقْبُوضِ مَكْفُوفِ اِہْتَم

مفعول مفاعلن مفاعیلن فَعُول

۔ عنوانِ کتابِ زیست ہے آپ کا نام

۳۔ اُخرَبِ مَقْبُوضِ اِہْتَر

مفعول مفاعلن مفاعیلن فَع

۔ سیرابِ کرم ہیں انبیائے سابق

۴۔ اُخرَبِ مَقْبُوضِ اِزَل

مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع

۔ انوار سے نعت کی فضا ہے معمور

۵۔ اُخرَبِ مَكْفُوفِ مَجْبُوب

مفعول مفاعیلن مفاعیلن فَعَل

۔ مغربِ ہمتن گردشِ افلاک میں ہے

۶۔ اُخرَبِ مَكْفُوفِ اِہْتَم

مفعول مفاعیلن مفاعیلن فَعُول

۔ یہ راز کیا فقر نے فاشِ آخِرِ کار

۷۔ اُخرَبِ مَكْفُوفِ اِہْتَر

مفعول مفاعیلن مفاعیلن فَع

۔ اللہ کی عظمت کے نشاں ٹھہرائے

۸۔ اُخرَبِ مَكْفُوفِ اِزَل

مفعول مفاعیلین مفاعیلین فاع

۷۔ اس کیف سے رہتے ہیں دل و جاں سرشار

۹۔ اُخر ب محبوب

مفعول مفاعیلین مفعول فاعل

۷۔ ہے آپ کی برکت سے منظور و رَع

۱۰۔ اُخر ب اہتم

مفعول مفاعیلین مفعول فاعول

۷۔ ہو کثرتِ عصیاں سے عاصی نہ ملول

۱۱۔ اُخر ب اُخر م ابتر

مفعول مفاعیلین مفعول فاع

۷۔ ہر نقشِ غیبِ آخر مدہم ہو کر

۱۲۔ اُخر ب اُخر م ازل

مفعول مفاعیلین مفعول فاع

۷۔ ہے آپ کی رحمت ہم سب کی غم خوار

مذکورہ بالا مصارحِ صوفی صاحب کی اردو رباعیات کے وہ مصارح ہیں جو انھوں نے رباعی

کے دائرہ اُخر ب کے بارہ اوزان میں کہے ہیں۔ اب ذیل میں ان کے وہ مصارح درج کیے جاتے ہیں

جو انھوں نے رباعی کے دائرہ اُخر م کے بارہ اوزان میں کہے ہیں:

(دائرہ اُخر م کے اوزان)

بحر:

ہزج مثنیٰ سالم

مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین

فروعاتِ اوزانِ رباعی:

۱۔ اُخر م اُشر مکفوف محبوب

مفعول فاعلین مفاعیلین فاعل

۷۔ گوہر سے تابناک تر ہے وہ خرف

۲۔ اُخر م اُشر مکفوف اہتم

مفعول فاعلین مفاعیلین فاعول

سے سرتاپا انکسار ہے اس کا مزاج

۳۔ اِخْرَمِ اشْتِرَا بْتَر

مفعولن فاعلن مفاعیلن فَع

سے اس کا مظہر ہے وہ رسولِ رحمت

۴۔ اِخْرَمِ اشْتِرَازِن

مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع

سے شانِ رحمت بہ فکر و فن ہے مسطور

۵۔ اِخْرَمِ اِخْرَبِ مَلْكَوْفِ مَجْبُوْب

مفعولن مفعولن مفاعیلن فَعْل

سے شانِ اس کی ذرات کے ادراک میں ہے

۶۔ اِخْرَمِ اِخْرَبِ مَلْكَوْفِ اِهْتَم

مفعولن مفعولن مفاعیلن فَعْوَل

سے ملتا ہے سرکار سے اعزازِ قبول

۷۔ اِخْرَمِ اِخْرَبِ اِبْتَر

مفعولن مفعولن مفاعیلن فَع

اس کی تابانی میں نہ فرق آئے گا

۸۔ اِخْرَمِ اِخْرَبِ اِزَل

مفعولن مفعولن مفاعیلن فاع

سے عبدیت منزلِ سفر اس کا معراج

۹۔ اِخْرَمِ اِخْرَبِ مَجْبُوْب

مفعولن مفعولن مفعولن فَعْل

سے کوثر تک لے آئی ہے تشنہ لبی

۱۰۔ اِخْرَمِ اِخْرَبِ اِهْتَم

مفعولن مفعولن مفعولن فَعْوَل

سے لاریبِ اصلِ بخشش ہے ذاتِ رسول

۱۱۔ اِخْرَمِ اِبْتَر

مفعولن مفعولن مفعولن فَع

سے طغرائے دیں ہے حضرت کی طاعت

## ۱۲۔ اخراج

مفعول مفعول مفعول فاع

اپنی عظمت، پیغمبر کی تعظیم

اس سے واضح ہے کہ صوفی صاحب کو علم عروض اور فن رباعی پر کس درجہ مہارت حاصل تھی۔ صوفی صاحب کی شخصیت کے کئی ایک پہلو ہیں۔ وہ بہ یک وقت شاعر، نقاد، عالم دین، مفسر اور صاحب کشف انسان تھے۔ ان کی حسب ذیل تصانیف ان کی ہمہ جہت شخصیت کی آئینہ دار ہیں:

۱۔ صد میدان افادات شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ انصاری ہروی، مترجم (از فارسی بہ اُردو: حافظ محمد افضل فقیر)

۲۔ جان جہاں (مجموعہ نعت)

۳۔ پاس اعتبار (غزلیات و منظومات فارسی)

۴۔ عطائے محمد (مجموعہ نعت)

۵۔ شآبیب الرحمۃ (مجموعہ قصائد عربی، حمد و نعت)

۶۔ آب و رنگ (مجموعہ رباعیات: عربی فارسی، اُردو پنجابی)

۷۔ کتاب در بارہ عروض

۸۔ تفسیر قرآن حکیم

۹۔ مقدمات فقیر (مجموعہ مضامین)

یہ وہ تصانیف ہیں جن کو پڑھ کر اصحاب علم و ادب، صوفی صاحب کے تجربہ علمی کا بہ خوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ صوفی صاحب کے فضل و کمال اور علمی و ادبی خصائص کے حوالے سے ”متاع بے بہا“ میں حافظ لدھیانوی لکھتے ہیں:

”ذہنی علوم کے علاوہ صوفی صاحب کو علم عروض، علم تاریخ، علم ریاضی پر مہارت تامہ حاصل ہے غرضیکہ صوفی صاحب کی شخصیت اجتماع ضدین کا حسین مرقع ہے۔ کوئی عنوان ہو کوئی موضوع ہو، صوفی صاحب کی علمی شخصیت اس کی ہمیں کھولتی اور دنیاے معانی آباد کرتی چلی جاتی ہے۔ ان کی عالمانہ گفتگو ان کا فقیہانہ انداز ان کا بلیغ حسن بیان ان کی ذہانت و فراست ان کی جدت طرازی اور نکتہ آفرینی کا ایک زمانہ قائل ہے۔“ (۴)

صوفی صاحب علم و فن کے بحر زخار تھے اور ان کا مجموعہ رباعیات ”آب و رنگ“ اس بحر زخار کا وہ موتی ہے جو سیپ میں اکیلا ہی جنم لیتا ہے جسے ”دُرّ یتیم“ کہتے ہیں۔ اس مجموعے میں موجود

رباعیات کی فکر جہاں آدمی کو انسانیت کے ارفع مقاصد کی طرف لے جاتی ہے اور آپؐ کی ذات اقدس سے والہانہ عشق کا درس دیتی ہے وہیں آپؐ کے اسوہ حسنہ پر مکمل عمل پیرا ہونے کی تلقین بھی کرتی ہے۔

لِلْوَجْهِ مِنَ الشَّيْءِ شَرْحٌ وَ بَيَّا  
 مِنْهَا الْفَيْضُ انْتَدَى زَمَانٌ وَ مَكَانٌ  
 خَيْرُ الدَّارِ فِي اتِّبَاعِ الْبَهَادِي  
 مَنْ يَتَكَلَّمُ عَنْهُ يَصْبُهَ الْخُسْرَانَ (۵)

ترجمہ: آپؐ کی سنتِ مبارکہ وحی الہی کی شرح و بیان ہے۔ اس سے  
 زمان و مکاں فیض یاب ہوئے۔ دو عالم کی خیر، ہادی برحق کی پیروی  
 میں ہے جو شخص آپؐ کی پیروی سے روگردانی کرے گا، اسے  
 خسارہ لاحق ہوگا۔

صوفی صاحب کی رباعیات کی فکر کا محور و مرکز آپؐ کی ذات اقدس اور اہل بیت و اصحاب کی  
 انسانیت پر ورطہ زبیت ہے۔ انھوں نے اپنی رباعیات میں بلا تفریق مسلک اصحاب رسولؐ اور اہل  
 بیت رسولؐ کی مدح سرائی کی ہے۔

آں کیست کہ دَرِ زَبِیتِ رَفِیقِ سِرْوَرِ  
 دَمِ سَاِزِ او ہَمِ کہ بُودِ دَرِ مَحْشَرِ  
 آمَدِ دَرِ گَوْشِ مَنْ نَدَائِ جَبْرِیلِ  
 صَدِّیقِ اکْبَرِ ، صَدِّیقِ اکْبَرِ (۶)

داندۂ حکمت و کتاب است علیؑ  
 پیغمبرِ مشہرِ علم و باب است علیؑ  
 اے خاک! بہ انتسابِ فرزندِ ناز  
 دَرِ مَوْجُودَاتِ بُو تراب است علیؑ (۷)

عشرہ مبشرہ صحابہ کرام میں وہ دس اصحاب رسولؐ شامل ہیں جنہیں آپؐ نے زندگی ہی میں  
 جنت کی بشارت دی۔ صوفی صاحب نے اپنی ایک فارسی رباعی میں اُن دس اصحاب رسولؐ کے اسماء  
 انداز سے نظم کیے ہیں کہ ان کی فنی ریاضت دیکھ کر صاحبانِ نقد و نظر آتش کراٹھیں۔

وہ جَنَّتِیَانِ خَاصِ زِ اصْحَابِ کِبَارِ  
 بُوکَرِ ، عَمْرِ ، عَثْمَانَ ، حَیدَرِ بہ شَمَارِ

عبدالرحمنؒ و ابو عبیدہؓ ، طلحہؓ  
 ہم سعدؓ و سعیدؓ چوں زبیرؓ از اختیار (۸)  
 اسی طرح حسب ذیل رباعی ملاحظہ فرمائیں جس کے چوتھے مصرعے میں پنج تن پاک کے اسما  
 نظم ہوئے ہیں۔

شادم بہ ولای آلِ محبوبِ خدا  
 خیر دارین نقدِ جان است مرا  
 یا رب شرف دید بہ نزعِ بخشند  
 احمدؓ ، حیدرؓ ، حسنؓ ، حسینؓ و زہراؓ (۹)

صوفی صاحب کی حسب بالا رباعیات ان کے مشتاق رباعی گو شاعر ہونے کی غماز ہیں۔ آپ  
 کی رباعیات میں جہاں ولای رسولؐ اور محبتِ اہل بیتؑ و اصحاب رسولؐ موجود ہے وہیں ان کی بعض  
 ایسی رباعیات بھی ہیں جن میں انھوں نے اسلاف اور بزرگانِ دین کو بھی خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔  
 صوفی صاحب ایک صاحبِ کشف انسان تھے اور مختلف سلاسلِ روحانیہ کے قائل تھے۔ تصوف سے ان کو  
 فطری لگاؤ تھا جو ان کے کلام میں مختلف مضامین کی صورت دکھائی دیتا ہے۔ صوفی صاحب کی چند وہ  
 رباعیات ملاحظہ فرمائیں جن میں فکرِ بیدل کا پرتو صاف جھلکتا ہے۔

باشد اگر تہ ہوائے غم خواری دل  
 بے داری شبِ بخشند بے داری دل  
 وابستگی ذات و فراغ از کونین  
 آزادی ہاست در گرفتاری دل (۱۰)

نیز باشد ز تب و تاب خودم یاد چناں  
 در زاویہٴ نمول بودم حیراں  
 ناگاہ پیِ جاذبہٴ حق رفتم  
 افقائِ خیزاں لرزاں نازاں رقصاں (۱۱)

اگرچہ او زان رباعی میں سے سب سے زیادہ ثقیل وزن ”مفعولن مفعولن مفعولن فاع“ ہے  
 لیکن یہاں دوسری رباعی کے چوتھے مصرعے میں ہم قافیہ الفاظ کے پے در پے آنے سے وزن کی  
 ثقالتِ لطافت میں بدل گئی ہے اور ماطرک اعتبار سے ماطراؤں کی ایک ہی لفظی امتداد کی لے کے تحت  
 ترتیب پانے سے (افقائِ خیزاں لرزاں نازاں رقصاں) جو سمفنی تخلیق ہوئی ہے حیرت زا ہے۔ صوفی  
 صاحب باطنی دنیا کے مسافر تھے۔ ان کی بعض رباعیاں پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ ہمہ وقت

قرب رسولؐ کے کیف زاتصور سے واصل ہوں۔

اس کیف سے رہتے ہیں دل و جاں سرشار  
ہے آپؐ کی رحمت ہم سب کی غم خوار  
وہ اپنے ساتھ ہے، کوئی عالم ہو  
ہستی، برزخ، محشر، بخشش، دیدار (۱۲)

صوفی صاحب کی رباعیات میں سے زیادہ تعداد ان رباعیوں کی ہے جن میں حب رسولؐ اور دین اسلام کی تعلیمات شامل ہیں۔ باقی فارسی کی چند ایسی رباعیاں ملتی ہیں جن میں کہیں فلسفیانہ استفسار موجود ہو۔ مجموعی طور پر صوفی صاحب کی رباعیات فکری و فنی ہر دو اعتبار سے گراں قدر ہیں اور قلمرو رباعی کی زیب زینت ہیں۔ صوفی صاحب کی رباعیات کے مطالعے سے رباعی کہنے کا ڈھنگ، ڈھب پتا چلتا ہے اور زحافات کے استعمال کا قرینہ آتا ہے کہ کس طرح دواڑ کے اوزان کو خاص سلیقے کے ساتھ استعمال کر کے مصرعوں کی تکمیل کو خوب صورت بنایا جائے۔ صوفی صاحب کی چاروں زبانوں (عربی، فارسی، اردو، پنجابی) میں کہی گئیں رباعیات اپنی اپنی زبان کے شعری ادب کا گراں قدر سرمایہ ہیں جن کی تائید سے افسانہ رباعی کا تاج ہمیشہ صوفشاں رہے گا۔

### حوالہ جات

- ۱۔ محمد افضل، فقیر، حافظ، آب و رنگ، لاہور: قاضی پبلی کیشنز، ۱۴۱۳ھ، ص: ۴۷
- ۲۔ جوش ملیح آبادی، (خیر حسن خاں)، قطرہ و قلم، دہلی: نثار پبلی کیشنز، سن، ص: ۱
- ۳۔ محمد افضل، فقیر، حافظ، آب و رنگ، ص: ۱۴
- ۴۔ حافظ لدھیانوی، متاع بے بہا، م، سن، ص: ۵
- ۵۔ محمد افضل، فقیر، حافظ، آب و رنگ، ص: ۴۰
- ۶۔ ایضاً، ص: ۷۳
- ۷۔ ایضاً، ص: ۷۷
- ۸۔ ایضاً، ص: ۷۹
- ۹۔ ایضاً، ص: ۷۸
- ۱۰۔ ایضاً، ص: ۸۸
- ۱۱۔ ایضاً، ص: ۹۴
- ۱۲۔ ایضاً، ص: ۱۰۶